

خداوند! تمام بنیاد قائم کرنے والوں کی عمارت پر ان کی بنا کردہ عمارت کو فوقیت عطا کرو اور انہیں باعزت مرتبے سے سرفراز کرو اور ان کے نور کو پورا پورا فروغ دے اور انہیں رسالت کے صلہ میں شہادت کی قبولیت و پذیرائی اور قول و سخن کی پسندیدگی عطا کر۔ جب کہ آپ کی باتیں سراپا عدل اور فیصلے حق و باطل کو چھانٹنے والے ہیں۔

اے اللہ! ہمیں بھی ان کے ساتھ خوشگوار و پاکیزہ زندگی اور منزلِ نعمات میں یکجا کر اور مرغوب و دل پسند خواہشوں اور لذتوں اور آسائش و فارغ البالی اور شرف و کرامت کے تحفوں میں شریک بنا۔

---☆☆---

خطبہ (۷۱)

جمل کے موقعہ پر جب مروان بن حکم ملگرفنار گیا تو اس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے خواہش کی کہ وہ امیر المومنین علیہ السلام سے اس کی سفارش کریں۔ چنانچہ ان دونوں حضرات نے امیر المومنین سے اس سلسلہ میں بات چیت کی اور حضرت نے اسے رہا کر دیا۔ پھر دونوں شہزادوں نے کہا کہ: یا امیر المومنین! یہ آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہے، تو حضرت علی علیہ السلام نے اس کے متعلق فرمایا:

کیا اس نے عثمان کے قتل ہو جانے کے بعد میری بیعت نہیں کی تھی؟ اب مجھے اسکی بیعت کی ضرورت نہیں۔ یہ یہودی قسم کا ہاتھ ہے۔ اگر ہاتھ سے بیعت کریگا تو ذلیل طریقے سے توڑ بھی دیگا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ بھی اتنی دیر کہ کتابی ناک چائے سے فارغ ہو، حکومت کرے گا اور اس کے چار بیٹے بھی حکمران ہوں گے اور اُمت اس کے اور اس کے بیٹوں کے ہاتھوں سے سختیوں کے دن دیکھے گی۔

---☆☆---

اللَّهُمَّ اَعْلِ عَلَى بِنَاءِ الْبَانِينَ بِنَائِهِ، وَ اَكْرِمُ لَدَيْكَ مَنْزِلَتَهُ، وَ اَثِمُ لَهُ نُورَهُ، وَ اجْزِهِ مِنْ ابْتِعَاثِكَ لَهُ مَقْبُولِ الشَّهَادَةِ، مَرْضَى الْمَقَالَةِ، ذَا مَنْطِقِ عَدْلِ، وَ خُطَّةِ فَضْلِ.

اللَّهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ فِي بَرْدِ الْعَيْشِ، وَ قَرَارِ النُّعْمَةِ، وَ مَنَى الشَّهَوَاتِ، وَ اَهْوَاءِ اللَّذَاتِ. وَ رَخَاءِ الدَّعَةِ وَ مُنْتَهَى الطَّبَائِنَةِ، وَ تَحَفِ الْكِرَامَةِ.

---☆☆---

(۷۱) وَمِنْ كَلَامِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَالَ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكْمِ بِالْبَصْرَةِ قَالُوا: اُخِذَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكْمِ اَسِيرًا يَوْمَ الْجَمَلِ، فَاسْتَشْفَعَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اِلَى امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَكَلَّمَاهُ فِيهِ فَخَلَّى سَيْلَهُ: فَقَالَ لَهُ يُبَايِعُكَ يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

اَوْ لَمْ يُبَايِعْنِي بَعْدَ قَتْلِ عُثْمَانَ؟ لَا حَاجَةَ لِي فِي بَيْعَتِهِ! اِنَّهَا كَفُّ يَهُودِيَّةٌ، لَوْ بَايَعْنِي بِكَفِّهِ لَعَدَرَ بِسَبْتِنِهِ. اَمَا اِنَّ لَهُ امْرَةً كَالْعَقَّةِ الْكَلْبِ اَنْفَهُ، وَ هُوَ اَبُو الْاَكْبُشِ الْاَرْبَعَةِ، وَ سَتَلَقَى الْاُمَّةَ مِنْهُ وَ مِنْ وَلَدِهِ يَوْمًا اَحْصَرَ!

---☆☆---

ط "مروان ابن حکم" حضرت عثمان کا بھتیجا اور داماد تھا اور اکہرا جسم اور لمبا قد ہونے کی وجہ سے "خبیط باطل" (باطل کا ڈورا) کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا چنانچہ عبد الملک ابن مروان نے جب عمرو ابن سعید اشترق کو قتل کر دیا تو اس کے بھائی یحییٰ ابن سعید نے کہا:

عَدْرُتُهُ بِعَمْرٍو يَا بَنِي خَيْطٍ بَاطِلٍ وَ مِثْلُكُمْ يَبْنِي الْبَيْوَتِ عَلَى الْعَدْرِ
 "اے خبیط باطل کی اولاد! تم نے عمرو سے غداری کی اور تمہارے ایسے لوگ غداری ہی کی بنیادوں پر اپنے اقتدار کی عمارتیں کھڑی کیا کرتے ہیں"۔ ط

اس کا باپ "حکم" گوج فتح مکہ کے موقع پر اسلام لے آیا تھا مگر اس کے طور طریقے ایسے تھے کہ جو پیغمبر ﷺ کیلئے انتہائی اذیت کا باعث ہوتے تھے۔ چنانچہ پیغمبر ﷺ نے اس پر اور اس کی اولاد پر لعنت کی اور فرمایا کہ:

وَيْلٌ لِّأُمَّتِي مِنْ صُلْبِ هَذَا۔

یعنی اس کی اولاد کے ہاتھوں میری امت تباہی کے دن دیکھے گی۔ (امد الغاب)

آخر پیغمبر ﷺ نے اس کی بڑھتی ہوئی سازشوں کے پیش نظر اسے مدینہ سے وادی وج (طائف میں ایک جگہ ہے) کی طرف نکلوا دیا اور مروان بھی اس کے ساتھ چلتا بنا اور پھر خبیط بن مروان نے زندگی بھر ان دونوں کو واپس بلوایا اور مروان کو تو اس عروج پر پہنچایا کہ گویا خلافت کی باگ ڈور اسی کے ہاتھ میں لیکن حضرت عثمان نے اپنے عہد میں ان دونوں کو واپس بلوایا اور مروان کو تو اس عروج پر پہنچایا کہ گویا خلافت کی باگ ڈور اسی کے ہاتھ میں ہے اور پھر اس کے حالات اس طرح سازگار ہوئے کہ معاویہ ابن یزید کے مرنے کے بعد خلیفہ المسلمین بن گیا، لیکن ابھی نو مہینے اٹھارہ دن ہی حکومت کرتے ہوئے گزرے تھے کہ ۳ رمضان سن ۶۵ ہجری میں ۶۳ برس کی عمر میں قضا نے اس طرح آگھیرا کہ اس کی بیوی اس کے منہ پر تکیہ رکھ کر بیٹھ گئی اور اس وقت تک الگ نہ ہوئی جب تک اس نے دم نہ توڑ دیا۔

اس کے جن چار بیٹوں کی طرف امیر المومنین علیہ السلام نے اشارہ کیا ہے وہ عبد الملک ابن مروان کے چار بیٹے: ولید، سلیمان، یزید اور ہشام ہیں کہ جو عبد الملک کے بعد یکے بعد دیگرے تخت خلافت پر بیٹھے اور اپنی خونچکاں داستانوں سے صفحات تاریخ رنگین کر گئے۔

اور بعض شاعرین نے خود اس کے صلیبی بیٹے مراد لئے ہیں جن کے نام یہ ہیں: عبد الملک، عبد العزیز، بشر اور محمد۔ ان میں سے عبد الملک تو خلیفہ ہو گیا اور عبد العزیز مصر کا، بشر عراق کا اور محمد جزیرہ کا والی قرار پایا۔

☆☆☆☆☆